# مسیلمہ کذاب سے گوہر شاہی تک

تحریر: حافظ عبدالحمید گوندل

## گوہر شاہی مستانی نامی عورت کے ساتھ تین راتیں جنگل میں کیا کرتا رہا؟

## گوہر شاہی کے سانس کے ذریعے ایک کتاباہر نکلااور اس نے پیٹ میں کتے کے رونے کی آواز سنی

جب سے یہ دنیا معرض وجود میں آئی ہے اور جب تک اس کا نظام لیل و نہار باقی ہے۔ شیطان خلائقِ رحمان کو راہ راست سے بھٹکانے کیلئے تمام ممکن حربے اور اوچھے ہتھکنڈے استعمال کرتا رہے گا۔

محمد رسول اللہ ﷺ کی سچی نبوت کے زمانے میں ہی بعض خود سر اور مغرور بدویانِ عرب میں سے کچھ لوگ شیطان کی فتنہ پردازی کا شکار ہو گئے اور آپ کی حیاتِ مبارکہ ہی میں بزعم خود نبوت کا دعویٰ کر کے آپؐ کے مقابل کھڑا ہونے کی کوشش کی، ان کا اس طرح دعویٰ نبوت کرنا کوئی تعجب انگیز نہ تھا کیونکہ ناطقِ وحیؐ نے اس بارے میں پہلے سے آگاہ کر دیا تھا کہ :

"انہ سیکون فی امتی ثلاثون کذابون کلھم بزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لانبی بعدی "(رواہ الترمذی فی ابواب الفتن)

آپ ﷺ نے فرمایا: "میرے بعد اس امت میں تیس جھوٹے نبی پیدا ہونگے حالانکہ میں خاتم الانبیاء ہوں میرے بعد سلسلۂ نبوت منقطع ہے"۔ جب مسیلمہ کذاب نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا اس وقت شیطان اور اس کے تمام پیروکار خوشی کے شادیانے بجا رہے تھے کہ ان کا خواب شرمندہ تعبیر ہو رہا تھا انہوں نے محمد رسول اللہ ﷺ کے مقابلے میں جھوٹے مدعی نبوت کو اس قدر جرأت دلا دی کہ اس نے اپنے پورے قبیلے کو اپنا ہمنوا بنالیا۔ اور وہ حضرت محمد ﷺ سے نبوت کا حصہ مانگنے لگا جیسا کہ حدیث میں ہے "کہ مسیلمہ کذاب کی قیادت میں قبیلہ عدی بن حنیفہ کا وفد جب اسلام قبول کرنے کیلئے مدینہ آیا تو مسیلمہ کذاب نے یہ شرط لگائی کہ آپ مجھے نبوت میں اپنا شریک کار بنائیں مگر رسول اللہ ﷺ نے جواباً ارشاد فرمایا: اے مسیلمہ! اگر تو مجھ سے یہ چھڑی مانگے جو میرے ہاتھ میں ہے تو میں ہرگز یہ بھی تجھے نہیں دوں گا، نبوت تو بہت بڑی چیز ہے (صحیح مسلم) ادھر شیطان کا پر فریب اور مکروہ کھیل جاری تھا کہ اسی اثناء میں ھادیٔ برحق، رہبر کاملؐ اس دار فانی سے اپنے رب کی طرف عازم سفر ہوئے۔ یہ وہ لمحہ تھا جس کا شیطان برسوں سے انتظار کر رہا تھا اس وقت شیطان کی پرکاریاں اپنے عروج پر تھیں اور وہ اپنا کارڈ "مدعی نبوت" کی صورت میں کھیل رہا تھا سینکڑوں افراد اسلام سے مرتد ہو کر کفر و ضلالت کی طرف پلٹنے لگے اس جزیرہ نما عرب میں مسیلمہ کذاب ہی نہیں بلکہ دیگر ابنائے شیطان طلیحہ بن خویلد، سجاح، لقیط بن مالک، اسود عنسی وغیرہ اپنے گروہ کے دست و بازو بن کر سادہ لوح مسلمانوں کو مختلف طریقوں سے بھٹکانے کی بھرپور سعی کرنے لگے ہیں اگرچہ خلیفۃ المسلمین سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی فہم و فراست نے اس بھڑکتے ہوئے الاؤ کو ٹھنڈا کر دیا مگر شیطان کے دل کی آگ نہ

تھی، وہ ہر دور میں ایسے ابن الدرہم والدینار قسم کے لوگوں کو اپنا ایجنٹ بنا لیتا ہے جو اس کے ایجنڈے پر عمل پیرا ہوتے ہیں کائنات کا پہیہ بڑی تیزی سے گھومتا ہے اور تاریخ اپنے ژولیدہ و بوسیدہ اوراق پلٹتی ہے۔

**ایک اور منظر........** یہ برصغیر پاک و ہند ہے...... یہاں پر برطانوی سامراج کا تسلط ہے...... اس وقت کچھ صاحب ایمان مسلمان ملکہ وکٹوریہ کی حکومت کے آگے سر تسلیم خم کرنے کیلئے تیار نہیں....ایسے وقت میں شیطان بڑی فریب کاری سے انگریز حکومت کے ایجنٹ مرزا غلام احمد قادیانی کو جھوٹی نبوت کا لبادہ اوڑھا دیتا ہے.... غلام احمد قادیانی مذہب کی آڑ میں کبھی مسیح موعود، کبھی امام مہدی اور کبھی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے، حالانکہ غلام احمد قادیانی انگریز حکومت کا خود کاشتہ پودا تھا لیکن اس پودے کو اکھاڑ پھینکنے کے لئے علماء اسلام کی زبردست کوششوں کے باوجود یہ شجرۂ خبیثہ انگریز حکومت کی پشت پناہی سے تناور درخت بن گیا کاش کہ علماء عاملین اور صلحائے امت اس "شجر خبیث" کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتے تو آج یہ اتنے برگ وبار نہ لاتا۔ انگریز حکومت اور ہنود و یہود کی سرپرستی کی وجہ سے آج بھی ہر طرف مزعومہ نبوت کے پیروکار دین سے بے بہرا مسلمانوں کو انسانی ہمدردی اور سماجی بہبود کے نام پر غلام احمد قادیانی کا پیروکار بنانے کیلئے اپنی بھرپور کوششیں کررہے ہیں۔ جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ شیطان ہر دور میں ایسے ابن الوقت قسم کے لوگوں کو اپنا ہمنوا بنا لیتا ہے جو مختلف حیثیتوں سے سادہ لوح مسلمانوں کو ہر ممکن العمل طریقے سے بھٹکاتے رہتے ہیں اسی سلسلے کا تسلسل ہے کہ ابھی گذشتہ سال لاہور شہر کے ایک شخص یوسف ملعون نے دعویٰ نبوت کیا۔ ہمارے اسلام پسند میڈیا اور ذرائع ابلاغ کی مؤثر گرفت ہونے کی وجہ سے اس ملعون کو اپنی گہری سازش کامیاب کرنے کا موقع نہ ملا۔ مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی وغیرہ نے نبوت کے اعلان کے ساتھ کسی نئے نعرے کا سہارا نہیں لیا تھا۔ جبکہ غلام احمد قادیانی نے مختلف انداز بدل کر نت نئے نعرے استعمال کیئے کبھی مسیح موعود کبھی امام مہدی اور کبھی نبوت کا دعویٰ اس کے فاتر العقل ہونے کا ثبوت ہے اسی طرح یوسف ملعون نے علی الاعلان نبی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا بلکہ اس دعویٰ کو الفاظ کے پردے میں مستور کرتے ہوئے یہ کہا کہ "میں محمد ﷺ کا تسلسل ہوں" (نعوذ باللہ) موجودہ دور میں نخلِ شیطانی کی آبیاری اور بستانِ اسلام میں اکاس بیل پروان چڑھانے کا فریضہ ریاض احمد گوہر شاہی انجام دے رہا ہے۔ گوہر شاہی بطور جانشین غلام احمد قادیانی اس وقت مکمل دجل و فریب کے ساتھ صرف امام مہدی ہونے کا دعویدار ہے لیکن ہم ریاض احمد گوہر شاہی کے دعویٰ مہدویت کے علاوہ ان سطور میں ایسے ثبوت پیش کریں گے جنہیں پڑھ کر عام قاری کیلئے یہ اندازہ لگانا مشکل نہ رہے گا کہ ریاض احمد گوہر شاہی صرف مہدی ہی نہیں بلکہ نبی ہونے کا دعویدار بھی ہے ریاض احمد گوہر شاہی کو امام مہدی باور کرانے کیلئے مریدانِ گوہر کی طرف سے اس ایشو پر زہریلا پروپیگنڈہ کیا گیا اور عام مسلمانوں کو گوہر شاہی کا گرویدہ بنانے کے لئے ذرائع ابلاغ سے یہ بات پھیلائی گئی کہ گوہر شاہی کی تصویر چاند میں آئی ہے۔ کچھ عرصہ بعد حجر اسود پر گوہر شاہی کی تصویر آنے کے دعوے بھی کیئے گئے۔ جس کا مقصد صرف یہ تھا کہ مسلمانوں کو یہ بتلایا جائے کہ اگر گوہر شاہی امام مہدی نہ ہوتے تو ان کی تصویریں چاند اور حجر اسود پر نہ آتیں۔

حالانکہ کسی حدیث مبارکہ میں یہ بات نہیں بتلائی گئی کہ امام مہدی کی تصویریں چاند اور حجر اسود پر آئیں گی۔ گوہر شاہی کے بارے میں ان کے مریدوں کی طرف سے امام مہدی ہونے کے دعویدار کی حیثیت سے جب یہ بات منظر عام پر آئی تو ریاض احمد گوہر شاہی نے اس کی تردید کردی اور دینی حلقوں اور اب صاحب ایمان مسلمانوں کے رد عمل سے بچنے کیلئے وہ مختلف انداز میں پینترے بدل رہے ہیں۔

# گوہر شاہی کا دعویٰ مہدویت

گوہر شاہی نے مبینہ طور پر امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے انجمن سرفروشان اسلام کے تحت شائع ہونے والے سالنامہ گوہر ۹۷-۹۶ کے صفحہ نمبر ۳ تا ۹ تک میں گوہر شاہی کے دورہ امریکہ کی روداد شائع ہوئی اسی سالنامہ گوہر کے صفحہ نمبر ۸ پر گوہر شاہی کا فرمان درج ہے :

۱۔ "یہ اگر (مریدوں کی طرف اشارہ) ہمیں امام مہدی کہتے ہیں تو یہ ان کا اپنا عقیدہ ہے۔ اصل میں جس کو جتنا فیض ملتا ہے وہ ہمیں اتنا ہی سمجھتا ہے، کچھ لوگ تو ہمیں اور بھی بہت کچھ کہتے ہیں لیکن ہم انہیں اس لئے کچھ نہیں کہتے کہ ان کا عقیدہ جتنا ہماری طرف زیادہ ہوگا ان کیلئے بہتر ہے"

گوہر شاہی کا مذکورہ قول پڑھ کر فیصلہ آپ خود کریں کہ ان الفاظ میں وہ کیا پیغام دینا چاہتا ہے ؟

# گوہر شاہی کا دعویٰ نبوت

گوہر شاہی نے "قادیانی ازم" کو جاری رکھتے ہوئے نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ سالنامہ گوہر ۹۷-۹۶ میں دورہ امریکہ کی روداد ہی میں صفحہ نمبر ۷ پر لکھا ہے :

"اس نشست میں عیسائی اور دوسرے مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی موجود تھے شاہ صاحب (گوہر شاہی) نے اپنی گفتگو جاری رکھتے ہوئے فرمایا : "جب ذکر سے گرمی محسوس ہو تو محمد رسول اللہ ﷺ یا عیسیٰ روح اللہ پڑھ لینا یا ہمارا تصور کر لینا" یہ بات سن کر ایک شخص نے اعتراض کیا کہ آپ نے کس اتھارٹی سے اتنی بڑی بات کہہ دی کہ عیسیٰ روح اللہ پڑھ لینا یا ہمارا تصور کر لینا؟ سرکار گوہر شاہی نے جواب دیا کہ جو شخص عیسائی ہے اور مسلمان نہیں ہے وہ محمد رسول اللہ ﷺ کیسے پڑھے گا؟ صرف ہم نے عیسیٰ روح اللہ پڑھنے کو کہا ہے اور کچھ ایسے بھی ہیں جو کسی نبی کو نہیں مانتے، ان کیلئے ہم نے اپنا تصور بتایا ہے۔ ہم کو اگر خدا نے اس کام کیلئے بھیجا ہے تو طاقت اور صلاحیت دے کر ہی بھیجا ہوگا" ایسے لوگوں کیلئے صرف تصور ہی کافی ہے"۔

اس عبارت سے یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ ریاض گوہر شاہی نبوت کا مدعی بھی ہے، اسی بات کے مزید اثبات کیلئے ہم ریاض گوہر شاہی کی کتاب "روحانی سفر" کے کچھ حوالہ جات پیش کرتے ہیں :

۱۔ ریاض گوہر شاہی نے براق کی مانند گدھے پر بیٹھ کر پورے پاکستان کی سیر کی (صفحہ نمبر ۸)

۲۔ ریاض گوہر شاہی جب رفع حاجت کیلئے پہاڑوں میں گئے تو چاروں طرف سے کیڑے مکوڑے آگے بڑھے تو گوہر شاہی ڈر گئے، مگر مکوڑوں نے کہا : ڈرو مت ! ہم تمہاری حفاظت کیلئے مامور ہیں۔ (صفحہ ۱۵)

۳۔ گوہر شاہی جب اسم ذات کی مشق کر رہے تھے تو خوبصورت قسم کی عورتوں نے انہیں جھک کر سلام کیا۔ (صفحہ نمبر ۱۰)

۴۔ حضرت فاطمۃ الزہراء نے خصوصی طور پر جنت سے ریاض گوہر شاہی کے لئے سیب بھجوائے (صفحہ ۱۹)

یہ تو تھیں چند عبارتیں جن کے ذریعے گوہر شاہی نبی بننے کی کوشش کر رہا ہے اس کے علاوہ اسی کتاب "روحانی سفر" میں عجیب وغریب خرافات ہیں۔ جو صریحاً اسلام سے متصادم ہیں، لہٰذا ہم یہاں ان کی تردید صحیح احادیث سے پیش کرتے ہیں تاکہ دین گوہر شاہی اور دینِ اسلام میں فرق واضح ہو جائے :

۱۔ "گوہر شاہی پیشاب کر رہے تھے تو پیشاب میں وہ چہرہ نظر آیا جس نے گوہر شاہی کو ہدایت دی تھی"۔

اب حدیث ملاحظہ فرمائیں کہ پیشاب کی جگہ کس کی تصویر نظر آسکتی ہے ؟ اللہ کے نبی ﷺ جب بھی قضائے حاجت کیلئے بیت الخلاء میں جاتے تو یہ دعا ضرور پڑھتے۔ "اللهم انی اعوذبك من الخبث والخبائث"۔ "اے اللہ! ناپاک چیزوں (خبیث جنوں اور جنیوں) کی شرارت سے میں تیری پناہ میں آتا ہوں"۔ مطلب صاف ظاہر ہے کہ شیطان ہی ایسی ناپاک جگہوں کو اپنا مسکن بناتا ہے اور اسی کی تصویر گوہر شاہی کو دکھائی دی۔

۲۔ "گوہر شاہی کے سانس کے ذریعے ایک موٹا تازہ کتا باہر نکلا اور گوہر شاہی نے اپنے پیٹ میں ناف کی جگہ کتے کے رونے کی آواز سنی" (صفحہ ۲۱) ہمیں اس سے غرض نہیں کہ وہ کتا جو بذریعہ سانس باہر نکلا وہ اندر کس طرح گیا تھا؟ لیکن غور طلب بات یہ ہے کہ کتا جو اتنا ناپاک جانور ہے کہ اگر کسی برتن میں منہ ڈال جائے تو نبی برحق ہمیں یہ حکم دیتے ہیں کہ اس برتن کو سات بار دھوؤ (بروایت ابو ھریرۃؓ متفق علیہ) اور پھر جہاں یہ پلید جانور ہو وہاں اللہ کے فرشتے نہیں آتے۔

" لا تد خلو االملئكة بيتاً فيه كلب" (بروایت ابو طلحہ انصاریؓ صحیح مسلم) پھر یہ بات کس طرح تسلیم کی جائے کہ گوہر شاہی جو "حامل کلب" ہیں ان کے پاس فرشتے آتے ہوں گے اور جنت سے سیب لاتے ہونگے ؟

۳۔ "مراقبے کے دوران ایک سانپ نے گوہر شاہی کا ماتھا تین بار چوما" (صفحہ نمبر ۲۹)

ہم اس بات پہ معترض نہیں کہ سانپ نے گوہر شاہی کو چوما کیوں ؟ ڈسا کیوں نہیں ؟ لیکن ذرا ایک نظر تفسیر ابن کثیر میں مرقوم اس واقعہ کی طرف دوڑاتے جایئے۔ سیدنا آدم علیہ السلام کو جنت میں بھکانے کیلئے شیطان ایک سانپ کے منہ میں داخل ہو کر جنت میں گیا (مختصر تفسیر ابن کثیر عربی صفحہ ۵۵)

حدیث شریف میں جن چیزوں کے قتل کا حکم ہے بلکہ نماز کی حالت میں بھی ان کو مارنا چاہئے ان میں سے ایک سانپ بھی ہے (بروایت ابی ھریرۃؓ بلوغ المرام)

۴۔ گوہر شاہی نے بھنگ اور چرس کو حلال قرار دیتے ہوئے کہا : "جو نشہ اللہ کے عشق میں اضافہ کرے ، یکسوئی قائم رکھے ، خلقِ خدا کو تکلیف نہ ہو وہ نشہ مباح بلکہ جائز ہے" (صفحہ ۳۳)

یہ جرأت تو صرف گوہر شاہی ہی کو ہو سکتی ہے کہ وہ نشہ آور اشیاء کو مباح بلکہ جائز قرار دے مگر منزل من اللہ دین میں واضح طور پر تمام مسکرات کو حرام قرار دیا گیا ہے "کل مسکر حرام" "ہر نشہ آور چیز حرام ہے" (بروایت ابن عمر صحیح مسلم) اسی کی مزید وضاحت اس طرح کی گئی ہے کہ جس چیز کا زیادہ استعمال نشہ لائے اس کا تھوڑا استعمال بھی حرام ہے۔

۵۔ "گوہر شاہی نے مستانی نامی عورت کے ساتھ تین سال جنگل میں گزارے"۔ (صفحہ ۳۷) یہ بات گوہر شاہی ہی کو زیب دیتی ہے کہ وہ غیرِ محرم عورت کے ساتھ جنگل میں راتیں بسر کرے۔ اسلام کی تعلیمات اس سے قطعاً مختلف ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے : "جب کہیں مرد وزن (غیر محرم) خلوت میں ہوتے ہیں تو شیطان ان دونوں کو بھکانے کیلئے آموجود ہوتا ہے (جامع ترمذی)

۷۔ گوہر شاہی کے نزدیک اسلام اور محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت لا یعنی چیز ہیں (نعوذ باللہ) وہ اسلام کے دائرے میں لائے بغیر ہر شخص کو روحانیت کے ذریعے اللہ تک پہنچانے کا دعویدار ہے ان کا اساسی نعرہ یہ ہے :

"خواہ آپ کا تعلق کسی بھی مذہب یا فرقے سے ہو اللہ کی پہچان اور رسائی کیلئے روحانیت سیکھیں" بلکہ اس سے بڑھ کر وہ یہ

نعرہ لگاتا ہے کہ "اللہ کی محبت کے ذریعے تمام مذاہب کے انسان ایک ہو جائیں" ان مذکورہ بالا نعروں کی تشریح خود گوہر شاہی کی زبانی سنیں۔ "مجھے اس سے غرض نہیں کہ آپ کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہیں یا نہیں میری غرض وغایت ان لوگوں سے ہے جو اللہ کی محبت حاصل کرنا چاہتے ہیں یہ بہت اچھی بات ہے کہ آپ کا کوئی مذہب ہو اور آپ میں اللہ کی محبت موجود ہو، مگر آپ میں اللہ کی محبت نہ ہو اور آپ کسی مذہب کو مانتے ہیں تو یہ بہتر نہیں۔ یہ زیادہ بہتر ہے کہ آپ میں اللہ کی محبت ہو خواہ آپ کسی مذہب میں نہ ہوں"۔

گوہر شاہی کی اس تشریح شدہ عبارت سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ گوہر شاہی کے نزدیک دین صرف روحانیت کا نام ہے اور روحانی دین میں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور جہاد وغیرہ کی کوئی اہمیت نہیں اور وہ تمام لوگوں کو بلا تمیز مذہب اللہ کی محبت کی طرف بلاتا ہے۔ حالانکہ اللہ کی محبت کے حصول کا واحد ذریعہ دین اسلام اور صاحب شریعت ﷺ کی صحیح معنی میں تابعداری ہے کیونکہ اسلام کو بطور دین اللہ نے ہمارے لئے پسند فرمایا اور رضامندی کا اظہار کیا جیسا کہ قرآن مجید میں ہے کہ: (ان الدین عنداللہ الاسلام) (آل عمران: ۱۹) "تحقیق دین اللہ کے ہاں صرف اسلام ہے" (ورضیت لکم الاسلام دینا) (المائدہ: ۳) "اور میں نے دین کو تمہارے لئے پسند کرلیا ہے" اور محمد رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرنے والے کو اپنا محبوب کہا ہے: (قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ) (آل عمران: ۳۱) "اے میرے نبیؐ! کہہ دیجئے اگر تم کو اللہ کی محبت ہے تو میری پیروی کرو۔ اللہ بھی تم سے محبت کرے گا"۔

۸۔ گوہر شاہی کے نزدیک اسلام اور اس کی عائد کردہ پابندیاں انسان کو مزید مشکلات اور الجھنوں میں ڈالنے کا سبب ہیں جس کا اندازہ آپ یہ واقعہ پڑھ کر لگا سکتے ہیں سالنامہ گوہر صفحہ نمبر ۷ پر درج ہے: "ایک امریکن عورت شاہ صاحب (گوہر شاہی) کے ہاتھ پر اسلام قبول کرنا چاہتی تھی، یہ سن کر شاہ صاحب نے براہ راست اس عورت سے پوچھا: تمہیں کیا چاہئے؟ صرف اسلام یا خدا؟ اس عورت نے برجستہ کہا: خدا۔ شاہ صاحب نے جواب دیا کہ ہم تمہیں خدا کا راستہ بتاتے ہیں "خدا کی طرف دو راستے جاتے ہیں، ایک راستہ دین کا ہے اور دوسرا راستہ عشق و محبت کا راستہ ہے۔ شاہ صاحب نے فرمایا: دین کی طرف سے جو راستہ جاتا ہے اس طرح کہ جیسے کوئی گاڑی شہر سے ہو کر گزرے، شہر سے گزرنے کی وجہ سے اس پر بہت سے قانون لاگو ہو جاتے ہیں۔ راستے میں سگنل بھی آتے ہیں اور اسٹاپ بھی! ٹریفک کی پوری پابندی کرنا پڑتی ہے اور گاڑی بھی سلیقے سے چلانا پڑتی ہے۔ جبکہ خدا کی طرف جانے والا دوسرا راستہ عشق و محبت کا راستہ ہے بالکل اسطرح جیسے کوئی گاڑی شہر میں داخل ہوئے بغیر ہی اپنی منزل کی طرف گامزن رہتی ہے، ایسے راستے کو "بائی پاس" کہتے ہیں"۔

ایک طرف اسلام ہے جہاں ہم محمد رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کر کے حصول جنت کے حقدار ٹھہرتے ہیں، دوسری طرف روحانیت کی آڑ میں پلنے والا "دین گوہر شاہی" ہے، کہ جس میں صرف عشق و محبت، غیر محرم عورتوں سے ملاقاتیں اور جنگل میں راتیں اور "اللہ ھو" کی ضربیں ہیں۔ دین اسلام میں اللہ کی محبت کے حقدار وہ لوگ ہیں جو خاتم الانبیاءؐ کے صحیح متبع ہیں تو دوسری طرف یہ مزعومہ روحانی دین کہ جس میں ہندو سکھ عیسائی اور یہودی صرف "اللہ ھو" کا ورد کرنے سے جنت کے ٹھیکیدار بن جاتے ہیں۔

۹۔ ریاض گوہر شاہی نے مزید حوصلہ مندی سے کام لیتے ہوئے یہ ہرزہ سرائی بھی کرڈالی: "اسے روز محشر کا نقشہ دکھایا گیا ہے فرشتوں نے نمازوں میں جنت طلب کرنے والوں، اللہ سے محبت کرنے والوں اور اللہ کی راہ میں سب کچھ قربان کرنے والے گروہوں کو پیش کیا لیکن اللہ نے صرف اس گروہ کی طرف غور سے دیکھا جن کے بارے میں فرشتوں نے بتایا کہ ان کے دل ہر وقت تیری اور تیرے حبیبؐ کی محبت اور ذکر سے لبریز رہتے تھے اور یہ نمازوں میں سستی کرجاتے تھے"۔ (سالنامہ گوہر صفحہ ۹)

گوہر شاہی کا یہ کہنا کہ اللہ نے ان لوگوں کی طرف غور سے دیکھا جو ذکر تو باقاعدگی سے کرتے تھے لیکن نماز میں سستی کر جاتے تھے۔باطل اور قرآنی آیت کے صریح خلاف ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے : (فویل للمصلین ،الذین ھم عن صلوتھم ساھون) (الماعون : ا۔۲)"ان نمازیوں کیلئے ہلاکت وبربادی ہے جو اپنی نمازوں میں سستی کرتے ہیں" یہ نماز ہی ہے جس کے بارے میں سرورِ کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا:" الصلوۃ عماد الدین " "نماز اسلام کا اہم ستون ہے" مگر گوہر شاہی کے نزدیک "اقامت صلوۃ" بکار بے ثبات ہے۔

۱۰۔ مشتِ غبار کو اتنا حوصلہ کس نے دے دیا کہ وہ سرِ عام یہ اعلان کرتا پھرے کہ اسے روزِ محشر کے حالات سے آگاہ کر دیا گیا ہے؟ ریاض گوہر شاہی اور اس کے مرید زیادہ زور امام مہدی کے بارے میں دے رہے ہیں اور خود گوہر شاہی امام مہدی کی نشانی یہ بتلاتے ہیں "جس طرح رسول پاک ﷺ کی پشت پر کلمے کے ساتھ نبوت کی مہر تھی اسی طرح امام مہدی کی پشت پر کلمے کے ساتھ مہدیت کی مہر ہوگی اس کے علاوہ امام مہدی کی تصدیق سارے ولی کرینگے" امام مہدی کے متعلق یہ نشانیاں ریاض گوہر شاہی کی خود ساختہ ہیں کتب احادیث میں جو نشانیاں وارد ہیں وہ اس سے قطعی مختلف ہیں۔ہم وہ احادیث یہاں پیش کرتے ہیں تاکہ عوام الناس کذاب اور مفتری شخص کو پہچان لیں۔

ا۔ امام مہدی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنھا کی اولاد سے ہوگا(بروایت ام سلمہؓ ابوداؤد باب فی ذکر المھدی)

۲۔ مہدی کی پیشانی کشادہ، ناک لمبی اور پتلی ہوگی وہ روئے زمین کو اسطرح عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح کہ وہ پہلے ظلم وجور سے بھری ہوگی وہ سات سال حکومت کریگا۔(بروایت ابو سعید خدریؓ ابوداؤد باب فی ذکر المھدی)

۳۔ آخری زمانے میں ایک ایسا خلیفہ ہوگا جو مال ودولت گنے بغیر تقسیم کریگا۔

۴۔ زوال دنیا سے پہلے ایک ایسا شخص ہوگا جس کا نام محمد بن عبد اللہ ہوگا وہ دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔(ابوداؤد باب فی ذکر المھدی)

یہ ہیں وہ احادیث مبارکہ جن میں امام مہدی کی خاص الخاص نشانیاں بتلائی گئیں، اس کے علاوہ بھی دیگر احادیث موجود ہیں کہ امام مہدی کہاں سے ظاہر ہونگے کہاں انتقال فرمائیں گے وغیرہ ہم خوفِ طوالت کی وجہ سے انہی احادیث پر اکتفا کرتے ہوئے جھوٹے امام مہدی اور مدعیٔ نبوت ریاض گوہر شاہی کے مختصر حالات زندگی پیش کرتے ہیں تاکہ حدیث میں مذکورہ امام مہدی اور گوہر شاہی کا تقابل ہو سکے۔

گوہر شاہی کا پورا نام ریاض احمد گوہر شاہی ہے یہ اصل میں ڈھوک گوہر شاہ تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی سے تعلق رکھتا ہے۔گوہر شاہی خود کو سید ظاہر کرنے کی کوشش کرتا ہے مگر اصل میں یہ مغل خاندان سے ہے ریاض گوہر شاہی "گوہر علی شاہ کی پانچویں پشت سے ہے گوہر علی شاہ کشمیر کا رہائشی تھا وہاں اس پر قتل کا الزام تھا۔اس الزام سے پیچھا چھڑاتے ہوئے گوہر علی شاہ کشمیر سے سیدھا راولپنڈی بھاگ آیا۔ریاض گوہر شاہی نے بھی اپنے آباؤاجداد کے اس طریق پر عمل کیا گوہر شاہی پر مبینہ طور پر آمنہ نامی مریدنی کے قتل کے الزام میں دفعہ پی پی ایل ۳۴، ۳۰۲ قصاص ودیت کے تحت ایف آئی آر نمبر ۹۷ / ۱۲۰ کوٹری پولیس اسٹیشن میں درج ہے۔جس کی ضمانت گوہر شاہی سندھ ہائی کورٹ سے پانچ لاکھ میں کروا چکا ہے۔اس سے پہلے آستانہ گوہر شاہی میں جو دریائے سندھ کے دائیں کنارے واقع کوٹری شہر کی دور افتادہ آبادی "خدا کی بستی" میں ہے۔پراسرار طور پر قائم

الدین جونیجو نامی شخص اور ایک خاتون ہلاک ہو چکے ہیں، جن کی تفتیش گوہر شاہی کے حلقۂ ارادت میں موجود "بڑے لوگوں" نے رکوا دی ہے۔

یہ تو تھے گوہر شاہی کے مختصر حالات وواقعات انہیں پڑھ کر دعوئ مہدویت اور نبوت خودبخود طشت ازبام ہو جاتا ہے۔
بظاہر درویش صفت انسان جو لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتا ہے وہ ۴۰ لاکھ کی شاہانہ گاڑی میں مسلح گارڈز کے ساتھ چلتا ہے۔ کوٹری ہیڈ کوارٹر میں سیکورٹی کے نظر آنے والے انتظامات کے ساتھ خفیہ نظام بھی قائم ہے۔ کیمروں کی آنکھیں ہر نقل و حرکت کی نگرانی کرتی ہیں ۔ گوہر شاہی کی تنظیم انجمن سرفروشان اسلام ۱۹۷۵ء سے رجسٹرڈ شدہ ہے لیکن اس کا کوئی حساب وکتاب نہیں کہ اس تنظیم کے پاس ملک کے اندر اور بیرون ملک یونٹوں کو چلانے کیلئے وسائل کہاں سے آتے ہیں؟ اور گوہر شاہی کن وسائل کے بل بوتے پر بیرونی ممالک کے دورے کرتا ہے؟؟ کیونکہ قانون کا تقاضا یہی ہے کہ رجسٹرڈ تنظیم کے شعبہ مالیات کی تفصیل ریکارڈ پر رہے۔
الدین النصیحہ کے مد نظر ہم نے اپنی معلومات کی حد تک یہ چند گذارشات مسلمانوں کی خیر خواہی کیلئے پیش کردی ہیں تاکہ مسلمان اپنے دین سے غافل نہ ہوں اور دینی معلومات کی طرف توجہ کریں تاکہ کوئی طالع آزما ہماری لاعلمی سے فائدہ نہ اٹھا سکے۔

وما علینا الا البلاغ — بشکریہ: شہادت اسلام آباد۔

## بقیہ: حج کے دینی فائدے

پوری کرے۔ لہذا جس نے یہاں نماز، طواف یا کسی اور عبادت کی نذر مانی ہو وہ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے قیام مکہ کے دوران پوری کرلے۔ حج کے اہم فائدوں میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ دنیا کے مختلف علاقوں اور گوشوں سے آنے والوں کی ممکنہ حد تک خبر گیری اور تعاون کرنا ہے۔ یہاں آنے والے کبھی اتفاقیہ حادثات یا مشکلات کا شکار ہو سکتے ہیں جیسے کبھی کسی کے پیسے گم ہو جائیں کوئی رستہ سے بھٹک جائے یا بیمار ہو جائے یا اس کے ضروری کاغذات گم ہو جائیں تو کوشش کی جائے کہ اس کی مدد کریں تاکہ وہ اپنے آپ کو تنہا اور بے سہارا نہ سمجھ بیٹھے۔ بلکہ حج سے آدمی یہ سبق حاصل کرنے کی کوشش کرے کہ اس سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے، چاہے وہ طواف کے وقت ہو یا قیام عرفات و مزدلفہ یا منیٰ میں ہو اگر اس طرح ہر شخص دوسروں کو آرام پہنچانے کا جذبہ پیدا کرے تو ہر ایک کو فائدہ ہوگا اور کسی کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی اور ضرورتمندوں کی خبر گیری کا ایک طریقہ قربانی ہے۔ اگر کوئی شخص ضروری قربانی جو حج تمتع یا قران کا حصہ ہے۔ اس کے علاوہ بطور نفل کے زیادہ دینا چاہے تو اس کیلئے بہترین وقت ہے تاکہ اس گوشت سے دوست احباب اور ضرورت مند فائدہ اٹھا سکیں۔ خود رسول اکرم ﷺ نے منیٰ میں سو اونٹ قربان فرمائے تھے۔ قربانی تو دسویں تاریخ اور ایام تشریق کے تین دن گیارہ بارہ اور تیرہ تک کی جا سکتی ہے۔ لیکن عام صدقہ وخیرات کیلئے کوئی وقت کی تحدید نہیں، جب بھی ممکن ہو اس میں حصہ لیا جا سکتا ہے۔
میں اس موقع پر اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ ہمیں اخلاص عمل اور دینی معلومات میں گہرائی عطا فرمائے۔ حق کو دلیل کے ذریعہ پہنچانے اور عمل کرنے کی توفیق ملے، تمام حجاج اور زائرین بیت اللہ کی محنتیں قبول فرمائے اور وہ اس طرح اپنے گھر واپس لوٹیں کہ ان کے تمام گناہ معاف ہو چکے ہوں اور نیکیوں سے ان کے نامۂ اعمال بھرے ہوئے ہوں۔ (آمین)

(بشکریہ: ماہنامہ صراط مستقیم، برمنگھم، برطانیہ)